بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم چہار شنبہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ — ۲۸ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش — ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۱ ہجری — ۲۸ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء — نمبر ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بسبب نزلہ کھانسی اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر وعافیت ہے۔

آج تین بجے بعد دوپہر آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ہندوستان اور غیر ممالک کی ریلویز کے موضوع پر انگریزی میں ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ ۲۷ء

قانون انفساخِ نکاح اور علماء دیوبند

ہندوستان میں عام طور پر چونکہ مسلمان فقہ حنفی کے پیرو ہیں۔ اور اس فقہ میں عام ناقابل برداشت حالات میں عورت کو نکاح فسخ کرانے کا حق دینا تو الگ رہا۔ مفقود الخبر۔ اور مجنون وغیرہ کی عورتوں کے لئے بھی ایسی پابندیاں لگا دی گئی ہیں کہ ان کی وجہ سے نکاح فسخ کرانے کا موقعہ ہی نہیں مل سکتا۔ اور مسلمانوں کا عام طریق عمل یہ ہو گیا تھا۔ کہ کوئی عورت مسلمان رہ کر کسی صورت میں بھی نکاح فسخ نہیں کرا سکتی۔

اس کے ساتھ ہی علماء اور فقہاء نے یہ فتویٰ دے رکھا تھا۔ کہ اگر کوئی مسلمان عورت مرتد ہو کر کوئی اور مذہب اختیار کرنے کا اعلان کر دے۔ خواہ اس مذہب کے متعلق اسے کچھ بھی واقفیت نہ ہو۔ تو بھی اس کا نکاح فوراً فسخ ہو جائے گا۔ اور مسلمان خاوند کو قطعاً حق نہ ہوگا۔ کہ اسے اپنی بیوی سمجھے۔ اور اسے اپنے گھر میں رکھے۔

ایک طرف فسخ نکاح کے متعلق اتنی کڑی پابندیاں۔ کہ جنہیں کسی صورت میں دُور ہی نہ کیا جا سکے۔ اور دوسری طرف اتنی آسانی کہ اسلام سے برگشتہ ہونے کا اعلان کرتے ہی نکاح ٹوٹ جائے۔ علماء کہلانے والوں کے ان کارہائے نمایاں میں سے ایک کارنامہ تھا۔ جو مسلمانوں کو سخت نقصان پہونچانے کے ساتھ ہی غیر مسلموں کے لئے بے حد مفید اور نفع مند ثابت ہو رہا تھا۔

حکومت انگریزی کے قوانین میں چونکہ علماء شرع محمدی کے متعلق یہی درج کرا چکے تھے۔ کہ کسی مسلمان عورت کا نکاح سوائے اس کے مرتد ہونے کے اور کسی صورت میں فسخ نہیں ہو سکتا۔ اور اس طرح ان مظلوم اور ستم رسیدہ عورتوں سے نکاح فسخ کرانے کا وُہ حق چھین چکے تھے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل رحمۃ للعالمین محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں عطا کیا تھا۔ اس لئے ہر سال کئی اچھے اچھے گھرانوں کی عورتوں کو نہ صرف اپنے خاندان کی غیرت اور حمیت کو خاک میں ملا کر بلکہ اسلام سے بھی برگشتہ ہو کر عیسائی۔ یا آریہ بننا پڑتا تاکہ ان کا نکاح فسخ ہو جائے۔ اور وُہ اس مصیبت کی زندگی سے مخلصی پا سکیں جس میں سے نکلنے کے لئے علماء نے سوائے ارتداد کے اور کوئی رستہ کھلا نہیں رکھا۔

خدا ہی جانتا ہے۔ کہ مرتد ہو کر ان کی زندگی کس طرح گذرتی تھی۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ان کے مرتد ہو کر عیسائیوں یا آریوں کے ہاں جانے سے مسلمانوں کو جو شرم و ندامت حاصل ہوتی۔ ادھر ایسی عورتوں نے راہ ارتداد اختیار کر کے اپنے لئے جو جہنم خریدی۔ اس کی ساری ذمہ واری انہی علماء پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے فسخ نکاح کو ناممکن بنا دیا۔ اور اس بارے میں اسلام نے جو تعلیم دی ہے۔ اسے پس پشت ڈال دیا۔

جب یہ مصیبت حد سے زیادہ بڑھ گئی۔ تو بعض غیرت مند مسلمانوں نے کوشش کی۔ کہ مسلمان عورت کے فسخ نکاح کے متعلق حکومت کے قانون میں ایسی تبدیلی کرائی جائے۔ کہ ناقابل برداشت حالات میں کسی مسلمان عورت کو ارتداد نہ اختیار کرنا پڑے۔ اور عدالت کے ذریعہ اپنا نکاح فسخ کرا سکے۔ آخر یہ جد وجہد کامیاب ہوئی۔ اور آج اس قانون کے پیش کرنے والے اور اسے پاس کرانے کی کامیاب کوشش کرنے والوں کے لئے جس سے مصیبت زدہ عورتوں کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہوا۔ تمام سمجھدار مسلمان مردوں اور عورتوں کے دلوں سے دعاء خیر نکلتی ہے۔ اور ہمیشہ نکلتی رہے گی۔

اب تمام ہندوستان میں یہ قانون کئی سال سے جاری ہے۔ اور جب سے یہ جاری ہوا ہے اس وقت سے کسی مسلمان عورت کے مرتد ہونے کا کوئی قابل ذکر واقعہ سننے میں نہیں آیا۔ اگر کسی اور وجہ سے نہیں۔ تو اسی بات سے علماء کہلانے والوں کو اپنی زبانیں بند کر لینی اور قلمیں روک لینی چاہیئے تھیں لیکن افسوس دیوبند کے علماء ابھی تک اس لئے تلملا رہے ہیں۔ کہ ستم رسیدہ مسلمان عورتوں کو فسخ نکاح کا حق کیوں مل گیا۔ چنانچہ ان کی طرف سے مسلسل اس کے خلاف کوشش کی جا رہی ہے۔ اور حال میں ایک مضمون خاص اہتمام کے ساتھ مسلمانوں تک پہونچایا جا رہا ہے جس میں لکھا ہے کہ

"اس قانون کی رُو سے فسخ نکاح کے جو فیصلے ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے اکثر بلکہ تقریباً کل ایسے ہیں۔ جو شرعاً حد جواز میں نہیں آ سکتے"۔ کیوں؟ اس لئے۔ کہ شرع اسلام میں حاکم کا مسلمان ہونا شرط ہے۔ غیر مسلم کے فیصلہ کو شریعت اسلامیہ بالکل ہی کالعدم قرار دیتی ہے۔ خواہ غیر مسلم نے اپنے فیصلہ میں اسلامی احکام کی پوری رعایت کو ملحوظ رکھا ہو"۔ (انقلاب)

مگر ان علماء کرام کو اتنا تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا ان کے دیگر مقدمات کا فیصلہ مسلمان حاکم کرتے ہیں۔ اور شریعت اسلامیہ کے قانون کے مطابق کرتے ہیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ان کے فیصلوں پر کیوں آمنّا وصدقنا کہتے ہیں اور تو اور علماء خالص مذہبی مسائل کے متعلق بھی حکومت انگریزی کے قوانین کے ماتحت ہی فیصلے کراتے اور پھر ان کو خوشی سے تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً کسی کو کافر قرار دے کر اسلام سے خارج کرنے یا مسجدوں سے بے دخل کرنے۔ آمین بالجہر کہنے یا نہ کہنے وغیرہ کے متعلق حکومت انگریزی کی عدالتوں میں غیر مسلم حکام سے ہی فیصلے کراتے رہتے ہیں۔ اگر ایسے اہم مذہبی مسائل میں غیر مسلم حاکموں کے فیصلے گوارا کئے جا سکتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ عورتوں کو مصائب اور مشکلات کی حالت میں فسخ نکاح کرانے کا جو حق حاصل ہے۔ اسے موجودہ عدالتوں کے ذریعہ حاصل نہ کیا جائے۔ اور اس ایک نہایت مفید اور ضروری قانون کے رستہ میں خواہ مخواہ روڑا اٹکانے کی کوشش ہے مگر اس طرح علماء اپنا رہا سہا وقار بھی کھو بیٹھیں گے۔

تحریک جدید کے تبلیغی مرکزی فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالےٰ قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہیگا یاد رکھو سال ہشتم کے مالی جہاد میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے۔ اس کے بعد وعدے نہیں لئے جائینگے۔

فائنل سیکرٹری تحریک جدید

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روح القدس کے اترنے کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا

"یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے۔ اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا۔ بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا۔ قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی۔ مگر وحی ختم نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے۔ جس دین میں وحی الہٰی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مردہ ہے۔ اور خدا اس کے ساتھ نہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مگر روح القدس کے اترنے کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو۔ تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جبکہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا۔ جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی۔ وہ تم پر اس نے بند کر دی ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۲-۲۳)

سماعِ آسماں

پہلے اپنی روح میں تاب و تواں بھی چاہیئے
صرف پھونکوں سے نہیں جل اٹھتے مٹی کے چراغ
کسمسایا بھی جو اپنی گور میں مردہ تو کیا
راغ میں کچھ گل پریشاں ہیں تو اسکا فائدہ
چشم وا ہے گر تری رقصِ زمیں کے واسطے
گر فضا ایسی ہوئی ہے جس سے شرمائیں یہود
غیر کی ہاں میں ملا ہاں شوق سے لیکن تجھے

قم باذن اللہ کہنے کو زباں بھی چاہیئے
شعلہ سوزِ مسیحائے زماں بھی چاہیئے
زندگی کے واسطے زندہ جہاں بھی چاہیئے
باغ کی خاطر نظامِ باغباں بھی چاہیئے
گوش وا بہر سماعِ آسماں بھی چاہیئے
اس فضا میں ابن مریم کی فغاں بھی چاہیئے
کچھ تو شرمِ ارضِ پاک قادیاں بھی چاہیئے

ظلم اپنی جان پر تنویر گو ڈھاتا ہے آپ
کچھ مگر لطفِ نگاہِ مہرباں بھی چاہیئے

[illegible]

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

بیعت ممالک عربیہ ۱۳۲۰ ہش

نمبر	نام	ملک
۱	السید عبدالمجید ابراہیم المحترم	مصر
۲	السیدہ انیسہ شریف منصور المحترمہ	فلسطین
۳	السید رفیق محمد عاسور المحترم	〃
۴	〃 احمد عبدالعزیز شحاتہ 〃	مصر
۵	〃 الحاج خراج منصور ابوالعلاء 〃	〃
۶	〃 احمد محمد عبدہ ابراہیم 〃	〃
۷	〃 یونس العبد 〃	فلسطین
۸	〃 الحاج محمد مصطفےٰ الحسینی 〃	〃
۹	السید سعید محمد سالم المحترم	مصر
۱۰	〃 محمود مرسی ابوزید 〃	〃
۱۱	〃 علی عبدالحمید سلیم 〃	〃
۱۲	〃 ابراہیم محمد بشیہ 〃	〃
۱۳	〃 محمد احسان نظیف 〃	〃
۱۴	〃 ناجی مصطفےٰ اعواد 〃	فلسطین
۱۵	السیدہ یسرۃ المحترمہ	〃
۱۶	〃 امینہ 〃	〃

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ جلسہ سالانہ کو چندہ عام اور حصہ آمد وغیرہ کی طرح لازمی چندہ قرار دیا تھا۔ اس لئے احباب کے لئے اب اس چندہ کی پوری شرح کے ساتھ ادائیگی اسی طرح فرض ہے جس طرح چندہ عام اور حصہ آمد کی ادائیگی ضروری ہے۔ چونکہ اس چندہ کا مقررہ بجٹ آمد پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے امسال یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ تمام شہری جماعتوں سے اس چندہ کی وصولی کی اسم وار فہرست طلب کی جائے جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہو۔ تاکہ پڑتال کی جائے کہ پورا چندہ وصول نہ ہونے کی کیا وجوہ ہیں

نام معہ ولدیت — آمدنی ماہوار — چندہ جلسہ سالانہ بحساب ۱۰ فیصدی — ادا شدہ رقم — بقایا

لہذا جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال و پریذیڈنٹان وامراء صاحبان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے متعلق مطلوبہ قسم کی فہرست ۲۵ فروری ۱۹۴۲ء تک نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں

(ناظر بیت المال)

اخبار احمدیہ

عزت افزائی صوبیدار میجر شیر محمد خان صاحب کا بیٹی کو نوروز کی تقریب پر ا۔ ڈ۔ ۵ سیکنڈ کلاس معہ خطاب بہادر ملا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

درخواست ہائے دعا (۱) منشی محمد نواب خان صاحب عرائض نویس لودہراں بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہیں۔ (۲) مولوی سید احمد علی صاحب مولوی فاضل کی لڑکی حمیدہ بانو بیمار ہے (۳) میاں محمد وارث صاحب حجام قادیان عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۴) اے آر نکہت صاحبہ امراوتی برار کا بھائی بشیر الدین احمد طاہر میٹرک کا امتحان دینے والا ہے (۵) حکیم محمد زاہد صاحب شورکوٹ بیمار ہیں (۶) مظفر علی صاحب لاہور کا چھوٹا لڑکا منور احمد بیمار ہے (۷) میاں محمد صدیق صاحب ڈھونی ضلع شیخوپورہ ایک کام میں کامیابی کے متمنی ہیں (۸) غلام محمد صاحب اکونٹنٹ دفتر پولیٹیکل ایجنٹ ٹانک کی اہلیہ بیمار ہیں (۹) محمد شریف صاحب ٹیلیفون اپریٹر اوکاڑہ کا پاؤں ریل کے پہیہ میں آجانے کی وجہ سے بری طرح کچلا گیا تھا۔ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پاؤں کی پانچوں انگلیاں کاٹی جا چکی ہیں (۱۰) بہت سے احمدی احباب جنگی خدمات کے سلسلہ میں سمندر پار گئے [illegible]

ہوئے ہیں۔ احباب سب کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح مورخہ ۱۴ ماہ فتح بعد نماز مغرب مرزا عبدالعزیز بیگ صاحب ابن جناب مرزا ایکن بیگ صاحب بنگلور کا نکاح عظمۃ النساء بیگم بنت عبدالغنی صاحب کے ساتھ ۵۰۰ روپیہ مہر پر جناب سیٹھ عبدالحمید صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو۔ خاکسار نذیر احمد

بستر مل گیا الفضل ۱۱ صلح میں گمشدہ بستر کے عنوان سے جو اعلان منجانب سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ صدر گوگیرہ شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ وہ بستر حقدار کو مل گیا ہے۔ اب کوئی دوست معلن صاحب سے خط و کتابت نہ کریں

احمدیت کے ذریعہ اسلامی تعلیم کا احیاء

احمدیت درحقیقت وُہی حقیقی اسلام ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دُنیا میں نازل ہؤا۔ اور جس کی ترویج اور اشاعت کا اہم فرض اللہ تعالےٰ کی طرف سے مسلمانوں پر عائد کیا گیا۔ مگر اس زمانہ میں جو مسلمان اسلام کو بھول چکے۔ اور اس کی تعلیم سے غافل ہو چکے ہیں۔ وُہ احمدیت کو ایک نیا مذہب خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ احمدیت محمدیت کا ہی عکس ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی ایسی تعلیم نہیں دی جس کا قرآن اور احادیث میں ذکر نہ ہو۔ مثال کے طور پر اس وقت صرف چند موٹی موٹی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ جو احمدیت کا طغرائے امتیاز ہیں۔ اور جن سے ہر شخص یہ ماننے پر مجبور ہے۔ کہ احمدیت اسلام کا ہی دوسرا نام ہے:۔

توحید الٰہی کا عقیدہ

احمدیت کہتی ہے کہ خدا تعالےٰ کو یہ بات سخت ناپسند ہے۔ کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے۔ مگر صرف اس رنگ میں خدا تعالےٰ کی وحدانیت پر ایمان لانا کافی نہیں ہو سکتا۔ کہ اسے ایک سمجھا جائے۔ اس رنگ میں تو پہلے بھی لوگ خدا تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ عیسائی بھی اقانیم ثلاثہ کا قائل ہونے کے باوجود یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ وُہ موحد ہیں۔ اسی طرح ہندو کروڑوں دیوی دیوتاؤں کو پوجنے کے بعد زبان سے یہی کہتے ہیں۔ کہ پرمیشر ایک ہے۔ مگر ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ محض زبان سے توحید کا دعوےٰ کرنا اور عملی رنگ میں ہزاروں بتوں کی پرستش کرنا توحید نہیں کہلا سکتا۔ احمدیت کہتی ہے۔ کہ ہمیں خدا تعالےٰ کی توحید کا اس طرح قائل ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے ہر قول اور ہر فعل پر خدا کی حکومت ہو۔ بے شک ہم اسباب کو بھی استعمال کریں۔ مگر ہمارا توکل اور ہمارا انحصار اسباب پر نہ ہو۔ بلکہ خدا پر ہو۔ اور ہم یہ یقین رکھیں۔ کہ اسباب اسی وقت کارآمد ہو سکتے ہیں۔ جب ان کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی مشیت ہو۔ ورنہ اپنی ذات میں اسباب کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ فائدہ اسی صورت میں ہوگا۔ جب ہم یہ یقین رکھیں۔ کہ تمام نتائج اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ بے شک ہمیں رشتہ داروں سے محبت ہو۔ وطن سے محبت ہو۔ مال و دولت سے محبت ہو۔ مگر کسی چیز کی محبت خدا تعالےٰ کی محبت پر غالب نہ ہو۔ اور ہم اس کے احکام کو کسی حالت میں بھی نظر انداز کرنے والے نہ ہوں۔ یہ وُہ توحید ہے جس کا قیام احمدیت کا مقصد ہے۔ اور جس سے دُنیا میں حقیقی امن پیدا ہو سکتا ہے:۔

نجات کا واحد ذریعہ قرآن کریم ہے

احمدیت یہ بھی کہتی ہے۔ کہ نوع انسانی کی نجات کا واحد ذریعہ قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اس میں ہر ایک ضروری امر کو جو اخلاق اور روحانیت سے تعلق رکھتا ہے۔ بیان کر دیا گیا ہے۔ اور اسی پر عمل کر کے انسان اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔ احمدیت کے نزدیک دُنیا اگر مشکلات سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وُہ یہ کہ وُہ قرآن کریم کی طرف توجہ کرے:۔

الہام الٰہی کا سلسلہ بند نہیں

احمدیت بنی نوع انسان کے سامنے اس بات کو بھی پیش کرتی ہے۔ کہ قرآن کریم کے بعد خدا تعالےٰ کے کلام اور الہام کا سلسلہ بند نہیں ہو گیا۔ بلکہ وُہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ احمدیت کہتی ہے کہ خدا تعالےٰ کا اپنے بندوں سے کلام کرنا۔ اس کی محبت کی علامت ہے۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ اس نے الہام کے دروازہ کو بند کر دیا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ اس نے اپنی محبت کے دروازہ کو بند کر دیا۔ حالانکہ اگر انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کے قرب کو حاصل کرے۔ تو اس کی محبت کا دروازہ کس طرح بند ہو سکتا ہے۔ کیا دُنیا میں کبھی ایسا ہؤا ہے۔ کہ ایک شخص کسی دوست کو اپنے مکان پر بلائے۔ اور جب وُہ آئے۔ تو دروازہ ہی نہ کھولے۔ اور اسے باہر کھڑا رکھے۔ جب دُنیا میں ایسا نہیں ہوتا تو کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے لوگوں کو پیدا تو اپنے قرب کے لئے کیا ہے۔ مگر جب وُہ قرب میں بڑھتے بڑھتے اس کے کلام کے شائق ہوتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ؎

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حُسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

تو خدا ہاں رحیم و کریم خدا اپنی محبت کا دروازہ اُن پر بند کر دیتا ہے۔ گویا نعوذ باللہ اس مقصد کو باطل کر دیتا ہے جس کے لئے اس نے بنی نوع انسان کو پیدا کیا تھا۔ ایسا خیال خدا تعالےٰ کی شان کے قطعاً خلاف ہے۔ اور حق یہی ہے۔ کہ الہام الٰہی کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا:۔

ہر انسان کے لئے ترقی کا دروازہ کھلا ہے

احمدیت یہ بھی کہتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہر انسان کے لئے ترقی کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ اور جو بھی کوشش کرے۔ اعلےٰ ترقیات حاصل کر سکتا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ انبیاء کا وجود عام طبعی قانون سے بالا ہوتا ہے۔ درست نہیں۔ معرفت کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ پس کسی کو اپنی روحانی طاقتوں کا شکوہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ان کو استعمال کر کے خدا تعالےٰ سے براہ راست تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تم بھی انسان ہو۔ جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وُہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو"!

راہبانہ زندگی بسر کرنے کی ممانعت

احمدیت یہ بھی کہتی ہے۔ کہ مذہب کی غرض یہ نہیں ہوتی۔ کہ وُہ اپنے متبعین کو دُنیا سے علیحدہ کر دے۔ اور انہیں راہبانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کرے۔ بلکہ مذہب کا کام یہ بتانا ہوتا ہے۔ کہ ہم کس طرح دُنیا میں رہ کر اور دُنیا کے کاروبار کرتے ہُوئے خدا تعالےٰ سے کامل تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔ احمدیت بتاتی ہے۔ کہ خدا انسان کو اس طرح نہیں ملتا۔ کہ وُہ دولت کے انباروں پر لات مار کر جنگل میں چلا جائے۔ یا بیوی بچوں سے قطع تعلق کرے۔ یا ملازمت وغیرہ ترک کر دے۔ بلکہ خدا اس طرح ملتا ہے۔ کہ ہم ہر قسم کے حالات میں اس سے مضبوط تعلق رکھیں۔ اور "دست در کار و دل بایار" کے اصول کے مطابق خواہ ہمیں خوشی ہو۔ یا غمی۔ نفع ہو یا نقصان ہر حالت میں اسی کی طرف توجہ کریں۔ اور اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ کیونکہ بہادر وُہ نہیں جو دُنیا کے ہنگاموں سے الگ ہو جائے۔ بلکہ بہادر وُہ ہے جو ان ہنگاموں میں زندگی بسر کرتے ہُوئے خدا تعالےٰ کو کبھی نہ بھولے:۔

حقیقی نیکی اور بدی کی تعریف

احمدیت یہ بھی کہتی ہے۔ کہ نیکی صرف نیک اعمال کرنے۔ اور بدی صرف بُرے اعمال کرنے کا نام نہیں۔ بلکہ حقیقی پاکیزگی قلب کی پاکیزگی ہے اور حقیقی بدی دل کا تاریک ہونا ہے۔ پس ہمارا کام صرف یہی نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ ہم علامات اور آثار کو نیکی اور بدی سمجھ لیں۔ بلکہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے قلب سے بدی کے میلان تک کو مٹا ڈالیں۔ اور اس کے اندر بدی کی بجائے نیکی کا میلان پیدا کریں۔ کیونکہ قلب کی صفائی ہی اصل صفائی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو"!

پھر فرماتے ہیں:۔

"ایسا نہ ہو۔ کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو۔ کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا۔ کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے۔ اور وُہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وُہ تمہیں زندہ کرے گا"!

(کشتی نوح)

خُدا تعالےٰ کا قانون چٹی نہیں

احمدیت یہ بھی کہتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا قانون چٹی نہیں۔ کہ ہم اس سے کسی وقت آزاد ہونے کی خواہش کریں۔ یا آزاد ہو سکیں۔ بلکہ وُہ ایک عظیم الشان نعمت ہے

اور اس پر عمل کرکے ہم بہت بڑی روحانی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔ احمدیت کے نزدیک گناہ صرف اس لئے گناہ نہیں کہ اس سے خدا نے روکا ہے۔ بلکہ خدا نے گناہ سے اس لئے روکا ہے کہ وہ انسان کی روحانیت کے لئے زہر ہے۔ پس جس طرح زہر سے اس لئے روکا جاتا ہے کہ وہ مہلک ہوتی ہے۔ اسی طرح گناہ سے اس لئے روکا گیا ہے۔ کہ وہ رُوح کے لئے مہلک ہوتا ہے پھر جس طرح زہر کسی ڈاکٹر کے کہنے کی وجہ سے مہلک نہیں بنتا بلکہ ڈاکٹر اس سے اطلاع دے کر لوگوں کو فائدہ پہونچاتا ہے۔ اسی طرح گناہ خدا تعالےٰ کے منع کرنے کی وجہ سے مہلک نہیں ہوا بلکہ گناہ پہلے ہی ہلاک کرنے والا تھا۔ خدا نے ہم پر احسان کرکے ہمیں بتادیا کہ فلاں فلاں باتیں گناہ ہیں تم ان کے قریب نہ جاؤ۔

اسلام تلوار سے نہیں پھیلا

احمدیت یہ بھی کہتی ہے۔ کہ اب مذہبی جنگوں کا زمانہ نہیں۔ بلکہ خدا یہ ارادہ کرچکا ہے۔ کہ وہ دلائل اور براہین کے رو سے اپنے مذہب کو دُنیا پر غالب کرکے دکھائے۔ بے شک اسلام اپنے دور اول میں بھی دلائل اور براہین سے ہی غالب ہُوا تھا۔ مگر چونکہ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالات سے مجبور ہو کر دفاعی رنگ میں جنگیں بھی کرنی پڑتی تھیں۔ اس لئے نادان انسانوں نے یہ خیال کرلیا کہ اسلام کی اشاعت تلوار کے زور سے ہوئی ہے۔ اور چونکہ خدا نہیں چاہتا کہ یہ الزام اس کے دین پر قائم رہے۔ اس لئے اس نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جمالی رنگ میں مبعوث فرمایا۔ اور آپ کا مشن یہ مقرر کیا گیا کہ آپ محض دلائل اور براہین سے اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کریں۔ تا لوگوں کو یہ یقین پیدا ہو۔ کہ جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام دین کو دلائل سے غالب کرسکتا ہے۔ تو اس کا آقا اور مطاع بھی ایسا کرسکتا تھا۔ اور یقیناً اس نے ایسا ہی کیا۔ مگر نادانوں نے اسلام کی اس مخفی تلوار کو تو نہ دیکھا جو دلائل کی تھی۔ اور جو بڑے بڑے فرعون مزاج انسانوں کو آستانہ اسلام پر جھکاتی چلی گئی۔ انہوں نے صرف ظاہری تلوار کو دیکھ کر یہ خیال کرلیا۔ کہ اسلام کی اشاعت اسی کی رہین منت ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا۔ بلکہ دلائل سے پھیلا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس زمانہ میں احمدیت دلائل سے ہی تمام مذاہب پر غالب آرہی ہے۔ اور ثابت کر رہی ہے۔ کہ اسلام کا مقابلہ کرنے کی اپنے اندر کوئی مذہب طاقت نہیں رکھتا۔

قرآن کریم کے نئے حقائق و معارف

احمدیت یہ بھی کہتی ہے کہ دینی سچائیاں ایک خزانہ کی طرح ہوتی ہیں جو بعض دفعہ تو لوگوں کے سامنے ہوتی ہیں۔ اور وہ ان سے حتی الامکان فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ مگر بعض دفعہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ اور سچائیوں کا خزانہ علمی اور اعتقادی تاریکیوں کے نیچے دب جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ضروری ہوتا ہے کہ مخفی سچائیوں کو ظاہر کیا جائے۔ پس جو شخص ایسی حالت میں ان سچائیوں کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ نوع انسانی کی ایک گراں قدر خدمت سرانجام دیتا ہے۔ مگر بد قسمتی سے مسلمانوں کا ایک عرصہ سے یہ خیال ہے۔ کہ قرآن کریم سے کسی ایسی سچائی کا استنباط کرنا جس کی طرف پہلے مفسرین کا ذہن نہ گیا ہو پسندیدہ امر نہیں۔ اور نہ ایسی سچائی کو سچائی سمجھا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا خیال روحانی ارتقا کے راستہ میں بہت بڑی روک ہے۔ اور کوئی سلیم الفطرت انسان ایسا اعتقاد نہیں رکھ سکتا۔ احمدیت کہتی ہے کہ سچائی ہر حالت میں سچائی ہے۔ اور مومن کا فرض ہے کہ اسے جب بھی اور جہاں سے بھی ملے قبول کرے اگر وہ سچائی بظاہر لوگوں کے رائج الوقت اعتقادات میں داخل نہیں تو یہ امر اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سچائی سے اعراض کیا جائے۔ کیونکہ صداقت وہی ہے جو قرآن میں موجود ہے۔ اور اگر غلط خیالات کی وجہ سے لوگ اس سچائی سے غافل ہو جاتے ہیں۔ تو یہ لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ اور وہ شخص دُنیا کا بہت بڑا محسن ہوتا ہے۔ جو مخفی سچائیاں لوگوں کے سامنے پیش کرے۔ اور لوگوں کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد دلائے۔

شفقت علی خلق اللہ

احمدیت یہ بھی کہتی ہے کہ انسان کو صرف خدا تعالےٰ سے ہی مضبوط تعلق نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ بنی نوع انسان سے بھی محبت اور شفقت کے تعلقات رکھنے چاہئیں۔ اور ان کاموں سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ جو جھگڑے اور فساد کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح لوگوں کو چاہیئے کہ جو قوتیں انہیں عطا ہوں ان سے کمزور لوگوں کی مدد کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

"بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر"

احمدیت کی یہ تعلیم جس کا مختصراً اوپر ذکر کیا گیا ہے بتاتی ہے کہ احمدیت اسی اسلام کو پیش کر رہی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ پس احمدیت کو ماننا درحقیقت اسلام کو ہی قبول کرنا اور اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل کرنا ہے *

کلکتہ اور مضافات میں تبلیغ احمدیت

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ دعوت و تبلیغ نے قادیان سے واپس آنے کے بعد پھر شہر کلکتہ میں تبلیغ کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ چونکہ ان دنوں باشندگان کلکتہ پر اس عالمگیر عذاب کی وجہ سے جو روز بروز کلکتہ کے قریب ہوتا جارہا ہے۔ ایک قسم کا خوف طاری ہو رہا ہے۔ اس لئے بھی وہ ہماری باتوں کو توجہ سے سنتے ہیں۔ چنانچہ ۱۱ جنوری ۱۹۴۲ء اتوار کے روز کلکتہ کے بڑے میدان میں مولوی صاحب نے تقریر کی جس میں بیان کیا کہ اس عالمگیر عذاب کے متعلق قرآن شریف میں پہلے سے پیشگوئی موجود ہے۔ نیز حدیثوں میں بھی پیشگوئی موجود ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی موجودہ زمانہ میں اہل دنیا کو ہوشیار کیا کہ عذاب عنقریب آرہا ہے۔ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الفاظ بھی سنائے اور بتایا کہ اس عذاب سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہو جانا ہے۔ قریباً ۳۰۰ ہندو مسلمان مختلف طبقہ کے لوگ تھے جو خوب توجہ سے سنتے رہے۔ اسی طرح ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء کو دکھنیشر میں جو دار التبلیغ سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کے رہنے والے احمدیوں نے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا جس میں مولوی محمد صاحب بی۔ اے۔ خاکسار سیکرٹری تبلیغ اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے تقریریں کیں۔ اور لوگوں کو اسلام کی حقیقت اور احمدیت کی طرف صاف الفاظ میں دعوت دی۔ اس جلسہ میں ۳۰ کے قریب مسلمان جو بہت سنجیدہ طبیعت کے تھے موجود تھے اور بہت توجہ سے سنتے رہے۔ جلسہ کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔

۱۸ جنوری ۱۹۴۲ء بروز اتوار صبح کو نیو ٹنگرا روڈ میں ایک صوفی صاحب کی مجلس میں تبلیغ کی۔ اور بتایا کہ یہ عالمگیر عذاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اہل دنیا کو بیدار کرنے کے لئے آیا ہے۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ موجودہ زمین و آسمان کو بدل کر نئی زمین اور نیا آسمان بنائے پس اس عالمگیر عذاب سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا جائے اسی روز شام کو کھلے میدان میں مونومنٹ کے نیچے تقریر کی گئی۔ اور احمدیت کی دعوت دی گئی۔ اس کے علاوہ انہی مضامین پر اشتہارات بھی شائع کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

خاکسار دولت احمد خان سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کلکتہ

کلید ترجمہ قرآن مجید

یہ کتاب نظارت تالیف و تصنیف کی منظوری کے بعد حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شہید منشی فاضل و ادیب فاضل قادیان نے حال ہی میں شائع کی ہے۔ یہ اس اہم غرض کو مدنظر رکھ کر شائع کی گئی ہے۔ کہ نئے احمدی یا انگریزی دان اصحاب جو قرآن کریم کے ترجمہ سے واقف نہیں اپنے گھر پر استاد کی مدد کے بغیر قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکیں۔ اس میں عربی صرف و نحو کے آسان قاعدے اور متعدد مشقیں اور جا بجا امتحانی سوالات درج کئے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ میں قرآن کریم کی لغات قرآن مجید کی ترتیب کے مطابق درج ہے۔ ہمارے خیال میں اس کتاب نے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے والوں

وقارِ عمل میں شریک ہونا ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور نبوّت

امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے خیر الامم بنایا ہے فرماتا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للنّاس تأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر (آل عمران ع ۱۲) اے امت محمدیہ تم تمام امتوں سے بہتر ہو۔ تم اس واسطے بنائے گئے ہو کہ تا تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس فرمان کو پورا کرنے کے لئے امت محمدیہ میں سے اس کی ہدایت کیلئے اپنے نیک بندوں کو کھڑا کرتا رہا۔ جو مجددین کے نام سے موسوم ہوتے رہے۔ اور اسی سنت الٰہیہ کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا" (ابوداؤد ج ۲) کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی ہدایت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجتا رہے گا۔

چونکہ امت محمدیہ خیر الامم ہے۔ اس لئے اسے تمام وہ برکات وفیوض ملنے چاہئیں۔ جو گذشتہ انبیاء کی امتوں کو ملے۔ مسلمانوں کو اسی لئے یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم مسلمان یہ دعا اپنی پنجگانہ نمازوں میں مزاولت سے دہراتے ہیں۔ کہ اے اللہ تو ہم کو سیدھی راہ پر چلا۔ اور ہمیں تمام وہ انعامات عطا فرما۔ جو گذشتہ انبیاء اور ان کی امتوں کو عطا فرمائے اور قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ جو انعام گذشتہ انبیاءؑ اور ان کی امتوں کو ملے۔ ان میں سے ایک بہت بڑی نعمت نبوت ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم پر اللہ تعالیٰ کے انعامات واحسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں یٰقوم اذکروا نعمۃ اللّٰہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ (مائدہ ع ۴) کہ اے میری قوم تو اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات یاد کر کے اس کا شکر بجا لا۔ کہ اس نے تجھے نبوت اور بادشاہت جیسے انعامات عطا فرمائے۔ پھر دوسری جگہ منعم علیہم کے متعلق فرمایا۔ وہ انبیاء۔ صدیقین۔ شہداء اور صالحین ہوتے ہیں۔ (نساء ع ۹)

موجودہ زمانہ میں جب ضلالت وگمراہی پھیل گئی۔ توحید قریباً مٹ ہی چکی تھی۔ اور شرک کا دور دورہ ہو گیا۔ رحمٰن اور شیطان کی آخری جنگ کا وقت آگیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو رحیم ہے اس نے اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت اپنی رحمت کا پانی نازل فرمایا۔ تا کہ اسلام کے خشک پیڑ کو از سرِ نو سیراب وشاداب کرے۔ اور تشنہ لبوں کی پیاس بجھائے۔ ذات باریتعالیٰ نے اپنے اس رحمت کے پانی کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا۔ اور آپ کو مسیح موعودؑ کا منصب عطا فرمایا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں ؎

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسمان سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے کہ آپ کی امت میں قیامت تک سلسلہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ جاری رہے گا۔ بہت سے افراد آپ کی امت سے اس انعام سے مشرف ہوتے رہیں گے۔ مگر ایک ان میں سے ایسا بھی ہوگا جو اپنی محبت رسول اور اطاعت میں اس قدر بڑھ جائے گا۔ کہ وہ فنافی الرسول کا مرتبہ حاصل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے نبوت کا مقام عطا فرمائے گا۔ چنانچہ صحیح مسلم میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم جلد ۲ باب قصۃ الدجّال)

پس آخری زمانہ میں آنے والے مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے نوازا۔ اور اپنے فضل سے اسے نبوت کے مقام پر فائز کیا۔ مگر وہ لوگ جنہیں اپنے علم کا گھمنڈ ہے حالانکہ وہ جہل کے پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے۔ اور وجہ یہ پیش کی کہ آیت خاتم النبیّین رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں کسی نبی کے آنے میں مانع ہے۔ کیونکہ کسی نبی کے آنے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مُہر ٹوٹتی ہے۔ اور نعوذ باللہ آپ کی کسرشان ہوتی ہے۔

حالانکہ یہ تمام وساوس قلت تدبر اور عدم فہم کی وجہ سے پیدا ہوئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ مرتبہ بلا واسطہ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں اپنے آپ کو بکلّی فنا کر دیا۔ اور فنافی الرسول کا بلند درجہ حاصل کر کے اپنے لوحِ قلب کو اس قدر مصفیٰ اور شفاف کیا۔ کہ اس میں صرف اللہ اور رسول کی محبت ہی جاگزیں تھی۔ اس طرح پر آپ کے قلب صافی نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے "قلب صافی" کا عکس لیا۔ اور آپ کو بروزی اور ظلّی طور پر نبی اور رسول کا خطاب حضرت احدیت کی طرف سے ملا۔ اور بروزی طور پر آپ کو رداءِ نبوت محمدیہ پہنائی گئی۔

پس آیت خاتم النبیّین کے یہ معنے ہرگز نہیں لئے جا سکتے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت قطعی طور پر بند ہے۔ اور امت محمدیہ وحی الٰہی سے جو کہ رحمتِ خدا ہے قطعی طور پر محروم ہو گئی ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صاحب خاتم ہیں۔ آپ کو آپ کے افاضہ کمال کے لئے یہ مُہر دی گئی۔ صرف آپ ہی کی پیروی سے کمالات نبوت ملتے ہیں۔ صرف آپ ہی کی روحانی توجہ نبی تراش ہے۔ اور کوئی نبی اس افاضہ میں آپ کا شریک نہیں ہو سکتا

افسوس ان لوگوں پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک لمبے عرصہ تک نبی مان کر اب حضور کی نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔ اور اپنی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقوال پیش کر کے اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے تمام اقوال کے متعلق یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطے سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے" (ایک غلطی کا ازالہ)

تعجب ہے ایک طرف تو یہ لوگ اس بات کے مدعی ہیں کہ ہم آپ کو مسیح موعودؑ مانتے ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ آپ نبی نہیں۔ حالانکہ جیسا کہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ مسیح موعود اور نبوت لازم وملزوم ہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم میں مسیح موعود کے لئے نبی کے صریح الفاظ موجود ہیں پھر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس لزوم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیل کے نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے اور ایک ایسا ہوگا۔ کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۰۱)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا بیان سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ مسیح موعودؑ کیلئے نبی ہو ضروری ہے۔ پس جب تک غیر مبایعین حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت پر ایمان نہ لائیں۔ وہ حضور کو مسیح ماننے کے ادعا میں کسی صورت میں بھی صادق نہیں ٹھہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وعدہ کے مطابق رسول بنا کر بھیجا۔ اب آپ کی کا انکار کرنا بالفاظ دیگر خدا تعالیٰ سے لڑائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔ "خدا نے اپنے وعدہ کے موافق مجھے بھیج دیا۔ اب خدا سے ہاں میں صرف نبی نہیں بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بھی۔ تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور کمال ثابت ہو۔" (حقیقۃ الوحی ص) الغرض نصوص قرآنیہ اور احادیث نبو

وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا منسوخ کی گئی ہیں۔ حسب قاعدہ ۵۰۹ ب ان سے کسی قسم کا چندہ آئندہ نہ لیا جائے جب تک توبہ نہ کریں۔ اور سار ابقایا ادا کر کے وصیت بحال نہ کرالیں۔ سوائے ان کے جنہوں نے خود درخواست کی ہے کہ میری وصیت منسوخ کر دی جائے۔ باقی اصحاب کی وصایا بقایا کا چھ ماہ ہونے کی وجہ سے منسوخ کی گئی ہیں (۱) چوہدری غلام حسین صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا (۲) محمد امام الدین صاحب سیالکوٹ شہر (۳) ملک غلام نبی صاحب دریا خاں ضلع میانوالی (۴) چوہدری صاحب ٹھیکے نیوس حال لاہور (۵) چوہدری نبی احمد صاحب رائے پور ضلع سیالکوٹ (۶) مفتی صاحب کراچی۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

احباب جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کیلئے ضروری اعلان

احباب جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خاکسار عنقریب صوبہ سرحد کی جماعتوں کے دورہ کیلئے روانہ ہونے والا ہے۔ متعلقہ جماعتوں کو نظارت علیا کی معرفت اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ دورہ میں علاوہ دیگر نظارتوں کے کام کی پڑتال کے نظارت تعلیم و تربیت سے متعلقہ مندرجہ ذیل امور کی بالخصوص پڑتال ہوگی۔ یعنی یہ دیکھا جائیگا۔ کہ کوئی مقامی سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہے یا نہیں۔ کوئی مقامی مسجد ہے یا نہیں۔ کیا احباب کو نماز باترجمہ اور نماز سادہ یاد ہے۔ بعین تعداد بتائی جانی چاہیئے۔ احباب باجماعت نماز ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ جماعت میں کوئی اختلاف تو نہیں۔ خلاف اسلام یا خلاف تعلیم احمدیت اعمال تو نہیں پائے جاتے۔ بخصوص احمدی مسائل پر جماعت کا عمل ہے یا نہیں۔ قابل تعلیم بچوں میں تعلیم کی حالت کیسی ہے۔ کیا کوئی اپنا مدرسہ ہے یا نہیں۔ مرکز کے ساتھ احباب کا تعلق کیسا ہے۔ الفضل منگاتے ہیں یا نہیں۔ مقامی جماعت میں صحابہ کتنے ہیں۔ درس قرآن شریف یا کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا احادیث کا انتظام ہے یا نہیں۔ دوسری قوموں سے تعلقات کیسے ہیں وغیرہ ذالک۔ چاہیئے۔ کہ تمام دوست تیاری کر لیں۔ اور معائنہ کے وقت وہ ثابت کر دیں۔ کہ مندرجہ بالا امور میں دوسرے مسلمانوں سے انہیں ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔

خاکسار مرزا شریف احمد ناظر تعلیم و تربیت

خاتم النبیین کے معنوں کے متعلق غیر مبایعین کا ترمیم شدہ چیلنج بھی منظور!

غیر مبایع مبلغ مولوی اختر حسین صاحب نے اپنے سالانہ جلسہ کی تقریر میں کہا تھا۔ "میں اپنی ذمہ داری پر یہ چیلنج کرتا ہوں۔ اور پانچسو روپیہ انعام رکھتا ہوں اس شخص کیلئے جو آج سے پہلے اسلامی لٹریچر کی کسی کتاب میں سے یہ پیش کرے۔ کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں نبیوں کی زینت نبیوں میں افضل۔" (اخبار پیغام صلح ۸ جنوری ۱۹۴۲ء)

میں نے مولوی اختر حسین صاحب کا یہ چیلنج اخبار الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۴۲ء میں منظور کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ "اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس چیلنج کو منظور کرتا ہوں۔ اور آج سے پہلے کے اسلامی لٹریچر سے پیش کرونگا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی زینت یا نبیوں میں افضل۔ مولوی اختر حسین صاحب کا فرض ہے۔ کہ وہ انعامی رقم پانچ صد روپیہ کا باضابطہ انتظام کر کے جلد تر آگاہ کریں۔ کہ اس کی ادائیگی کی تسلی بخش صورت کیا ہوگی۔ امید ہے۔ کہ کسی قسم کی [illegible] پیدا کئے بغیر غیر مبایع دوست اس انعامی چیلنج کا تصفیہ کریں گے۔"

اس منظوری کے اعلان پر مولوی اختر حسین صاحب نے اپنے پہلے چیلنج کو بدل دیا ہے۔ اور بابجائے پیغام صلح ۱۸ جنوری میں "خاتم النبیین کے معنوں پر مبلغ پانصد روپیہ انعام" کے [illegible] اس تمہید کے ساتھ ایک نوٹ شائع کیا گیا ہے۔

"پیغام صلح ۸ جنوری میں اخی المکرم جناب سید اختر حسین کی طرف سے جماعت قادیان کے علماء کو چیلنج شائع ہوا تھا۔ چونکہ چیلنج ایک تقریر کے خلاصہ کے ضمن میں شائع ہوا۔ اس لئے اس کی صحت نہ ہو سکی۔ اب شاہ صاحب کے اپنے الفاظ میں وہ چیلنج درج ذیل ہے حقیقی چیلنج یہی ہے۔"

مخفی نوٹ کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ غیر مبایعین اپنے سابقہ چیلنج پر قائم نہیں ہے۔ اور انہیں خوب ترسے۔ کہ اسلامی لٹریچر میں خاتم النبیین کے وہ معنے موجود ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ غیر اسلامی چیلنج انہوں نے دیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسے بھی منظور کرتا ہوں۔ اور اس تلوار کیلئے پورے طور پر آمادہ ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان جو معنے خاتم النبیین کے کرتی ہے۔ اسی کی احادیث نبویہ سے بوضاحت ثابت کروں۔ اگر غیر مبایع اصحاب اس بات کے لئے تیار ہیں غلط ہے کا تصفیہ کیا جائے کہ "اس مسئلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح فیصلہ کو رد سے اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈال رہے ہیں یا ہم۔ تو اس کا نہایت آسان طریق ہے۔ ہم اپنے احادیث نبویہ سے دینے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ مولوی اختر حسین صاحب کا فرض ہے کہ وہ انعامی رقم کی ادائیگی کی تسلی بخش صورت سے جلد تر آگاہ کریں۔ خاتم النبیین کے ہمارے معنوں کے ثبوت کا بار میرے ذمہ ہوگا۔ اور وہ اس پر جرح کریں گے۔ کیا غیر مبایع مبلغ اب تو کسی قسم کی پہلو تہی نہ کریں گے؟

خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کیلئے حسب ذیل اصحاب کو عہدہ دار مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ

سکھر

تبدیلی ہوئی ہے۔

پریذیڈنٹ — سید افتخار حسین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل سکھر

رائے پور ارائیاں

پریذیڈنٹ — میاں رحمت خاں صاحب
سکرٹری مال — " " "
سکرٹری تعلیم و تربیت — میاں اصغر علی خانصاحب
امام الصلوٰۃ — " " "
سکرٹری تبلیغ — عبدالکریم صاحب
" امور عامہ — چوہدری اللہ بخش صاحب نمبردار

نابھہ سٹیٹ

سکرٹری مال — شیخ قدرت اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت — " عبدالرحمٰن صاحب
" امور عامہ — " عبدالشکور صاحب
" تبلیغ — محمد عثمان صاحب

بہلول پور (گورداسپور)

پریذیڈنٹ — چوہدری رحیم بخش صاحب
سکرٹری مال — " قاسم الدین صاحب

مرالہ پنڈی لالہ (گجرات)

پریذیڈنٹ — مولوی غلام نبی صاحب
امین — " " "
سکرٹری مال — چودہری علی محمد صاحب
" امور عامہ — " صالح محمد صاحب
محصل و سکرٹری تبلیغ — " شاہ محمد صاحب

مونگ (ضلع گجرات)

پریذیڈنٹ — مولوی صدر الدین صاحب ریٹائرڈ
امین — " " "
سکرٹری امور عامہ — " " "
وائس پریذیڈنٹ — سید حیدر شاہ صاحب
امام الصلوٰۃ — " " "
سکرٹری تبلیغ — " " "
" تعلیم و تربیت — " " "
" مال — سید پیر حامد شاہ صاحب
محصل — " " "
محاسب — سید امام شاہ صاحب
سکرٹری وصایا — روشن دین صاحب موچی
" تحریک جدید — مولوی غلام رسول صاحب گورنمنٹ پنشنر

کالا گجراں (جہلم)

(تبدیلی)

پریذیڈنٹ — میاں محمد الدین صاحب بزاز

پھیرو چیچی

سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی محمد علی صاحب
" امور عامہ — چودہری فضل احمد صاحب
" مال — مولوی سلطان علی صاحب
" تبلیغ — میاں اکبر علی صاحب

کیور تھلہ

محاسب — شیخ عبدالرحمٰن صاحب
محصل — بابو برکت اللہ خانصاحب جمعدار رحمت اللہ خانصاحب اور میاں ارشاد الحق صاحب

رسالہ "فرقان" کے متعلق ضروری اطلاعات

۱۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایات کی روشنی میں مجلس رفقاء احمد نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ رسالہ صرف تین سال کیلئے جاری کیا جاتا ہے۔

۲۔ یہ رسالہ ہر ماہ کی دس تاریخ کو شائع ہؤا کریگا۔

۳۔ پوری کوشش کی جائیگی۔ کہ ان تین سال کے رسالوں میں غیر مبایعین سے متعلقہ مسائل ہمارے دلائل۔ اور ان کے اعتراضات کے جوابات مکمل طور پر جمع کر دئے جائیں۔ تا بفضلہ تعالیٰ اس رسالہ کی تین جلدوں کو اس بارے میں مستقل کتاب کی حیثیت حاصل ہو جائے۔

۴۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ھش (جنوری ۱۹۴۲ء) کا رسالہ یعنی پہلا نمبر شائع ہو چکا ہے لیکن ابھی تک جناب پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل لاہور کی طرف سے ایل نمبر موصول نہیں ہؤا۔ اسلئے جلسہ سالانہ کے بعد کے خریداروں کو ابھی بھیجا نہیں گیا۔ دو چار روز [illegible] میں ارسال ہوگا۔

۵۔ رسالہ فرقان کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔ جو پیشگی بنام سیکرٹری مال مجلس رفقاء احمد قادیان آنا چاہیئے۔ عام انتظامی خط و کتابت مینیجر رسالہ فرقان کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری صدر مجلس رفقاء احمد قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۳۳:۔ منکہ طالب علی ولد سردار علی صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن مہت پور ڈاکخانہ مکبریاں ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۱۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت ملٹری میں ملازم ہوں۔ میری تنخواہ سولہ روپے ماہوار ہے۔ لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہوار خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرواتا رہونگا۔ کمی بیشی کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کو مطلع کرتا رہونگا۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد:۔ طالب علی بقلم خود ۶۸۱۵۹ سپاہی سٹور ڈویژن ۱۹ پرسنل سپلائی کمپنی ۱۷۱ سکیشن منماڈ ضلع ناسک۔ گواہ شد:۔ جلال الدین المینی۔ ایل نائک کلرک آر۔ آئی۔ اے۔ او۔ سی ریزرو بیس سپلائی ڈپو مین آفس سٹاک سکیشن منماڈ۔ گواہ شد:۔ نور محمد پوچھی ۱۹ پرسنل سپلائی کمپنی ہیڈ کوارٹر سکیشن ٹیلر ۴۷۰۹۱ منماڈ نشان انگوٹھا

نمبر ۵۹۹۶:۔ منکہ تاج الدین ولد امیر بخش قوم بٹ کشمیری پیشہ معماری فروش عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۲ ۲۸/ ساکن ملتان حال لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۱۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں بکل سامان معماری جو اس وقت میرے پاس موجود ہے۔ مالیتی مبلغ ۱۲ روپے ہے بتفرق اشیاء آٹھ روپیہ ضروریات زندگی ہیں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ میری آجکل ماہوار آمد تقریباً مبلغ آٹھ روپے ہے۔ میں انشاء اللہ تازندگی اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہونگا میرے مرنے کے بعد جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ تاج الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ جلال الدین قمر چک ۱۹۶ اسلام آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ شیخ محمد یوسف سکرٹری نشر و اشاعت لائلپور۔

نمبر ۵۹۹۵:۔ منکہ چودھری گلاب دین ولد علی گوہر ساکن میانوالی مہاراں ڈاکخانہ کھوکھر والی ضلع سیالکوٹ تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اراضی موازی ۹ بیگہ بارانی ہے۔ جس کی قیمت موجودہ وقت میں نوصد روپیہ ہے اس میں سے ۱/۲ حصہ اراضی اسوقت مبلغ ۳۷۰ روپے میں گروی ہے۔ اس کے علاوہ ایک خام سکونتی مکان اور حویلی کے ۱/۲ حصہ کا بھی مالک ہوں۔ جس کی مالیت قریباً یکصد روپیہ کی ہے اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو وہ میرے مرنے کے بعد میرے حصہ جائیداد سے منہا کرلی جائیگی۔

العبد:۔ گلاب خاں موصی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ حاجی خدا بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوالی خانانوالی

گواہ شد:۔ حاجی مستری عبد اللہ ساکن میانوالی ضلع سیالکوٹ۔

ایک ضروری گذارش

الفضل کے شمارہ ۱۸ و ۱۹ میں ان اصحاب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جنکا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ فروری ۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے مؤدبانہ التجاء ہے۔ کہ اپنا نام فہرست میں دیکھ کر بہت جلد چندہ ارسال فرما دیں جو دوست ۸ فروری تک اپنا چندہ ارسال فرمادیں گے۔ ان کی خدمت میں وی پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن احباب کا اس تاریخ تک چندہ وصول نہیں ہوگا۔ ان کی خدمت میں ۸ فروری کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم احباب سے عرض کردینا چاہتے ہیں۔ کہ وی۔ پی سے ان پر تین آنہ کا زائد خرچ پڑجاتا ہے۔ اور موجودہ حالات میں ضروری ہے۔ کہ ہر ممکن کفائت کا طریق اختیار کیا جائے۔ لہٰذا احباب کو چاہیئے۔ کہ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیا کریں۔ بعض احباب رقم ارسال کرنے یا وی۔ پی کے روکنے کی اطلاع دینے میں بڑی دیر کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر بلا وصولی واپس آجانے کی صورت میں دفتر کو بلا وجہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ امید ہے۔ احباب اس بارے میں پورے تعاون سے کام لیں گے۔ "منیجر"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

رنگون ۔ ۲۵ر جنوری ۔ برما ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ مولمین کے علاقہ میں زبردست مقابلہ کے بعد ہماری فوجیں پیچھے ہٹ گئیں ۔ کیونکہ دشمن کی تعداد زیادہ تھی ۔ تاہم دشمن کو بہت سخت نقصان پہنچایا گیا ۔ چین سے مزید افواج برما کی حفاظت کیلئے پہنچ گئی ہیں ۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے رنگون کے ہوائی اڈے پر دوبار حملہ کی کوشش کی ۔ مگر کوئی خاص نقصان نہ پہنچا سکے ۔ دس ہوائی جہاز گرا لئے گئے ۔

بٹاویا ۔ ۲۵ر جنوری ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوجیں کینڈاری ، اور بالک پاپن میں اترنے میں کامیاب ہو گئی ہیں ۔ ڈچ سپاہی زبردست مزاحمت کر رہے ہیں ۔ کوائیلنگ میں بھی جاپانی دستے اتر آئے ہیں ۔ آسٹریلین فوجیں جزیرہ فاردیل کے مغربی حصہ میں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں ۔ مگر شہر "لے" کو مکمل طور پر خالی کر چکی ہیں ۔

ملبورن ۔ ۲۵ر جنوری ۔ آسٹریلیا کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے ۔ کہ ملایا کی جنگ کے متعلق آسٹریلین حکومت کو سخت تشویش ہے ۔ ملایا میں لڑائی ہو رہی ہے ۔ مگر حالات زیادہ نازک ہیں ۔ اتحادی جہازوں نے جاپانی جہازوں کے ایک بڑے قافلے پر جو آبنائے میکاسر میں جنوب کی طرف جانا چاہتا تھا ۔ سخت بم باری کی ۔ سات کو غرق کر دیا ۔ اور بارہ کو شدید نقصان پہنچایا ۔

سنگاپور ۔ ۲۵ر جنوری ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ کل ملایا میں جاپانی فوجوں کے زبردست دباؤ اور شدید بمباری کے باوجود برطانی فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی رہیں ۔ مرسنگ کے علاقہ میں دشمن کی فوجی سرگرمی گشت تک محدود ہے ۔ برطانی توپخانہ نے دشمن کو سخت پریشان کیا ۔ وسطی ملایا کے علاقہ کانگ میں برطانی فوجوں نے جاپانیوں پر حملے کئے ۔ جاپانی جہاز دن بھر سرگرم عمل رہے ۔ باٹو پہاٹ کے جنوب میں لڑائی ہو رہی ہے ۔ جو ہندوستانی اور آسٹریلین فوجیں اپنی بڑی فوج سے کٹ گئی تھیں ۔ وہ پھر لڑتی بھڑتی بڑی فوج سے آملی ہیں ۔

رنگون ۔ ۲۵ر جنوری ۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ ۲۳ ، ۲۴ اور ۲۵ر دسمبر ۴۱ء کو رنگون پر جو ہوائی حملے ہوئے ۔ ان میں ۱۱۰۲ اشخاص ہلاک اور ۱۶۵۰ مجروح ہوئے ۔

رنگون ۔ ۲۵ر جنوری ۔ سیام گورنمنٹ نے آج برطانیہ اور امریکہ کے خلاف باقاعدہ طور پر اعلان جنگ کر دیا ۔

رنگون ۔ ۲۵ر جنوری ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ کل رات برطانی طیاروں نے بنکاک پر بہت سخت بم باری کی ۔ اور فوجی اہمیت کی بہت سی جگہوں کو نقصان پہنچایا ۔

رنگون ۔ ۲۵ر جنوری ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ خلیج بنگال میں دو برطانی تجارتی جہاز دشمن نے غرق کر دیئے ہیں ۔ جو اشخاص ڈوبنے سے بچے ۔ وہ برما کی ایک بندرگاہ میں پہنچ گئے ۔ تفاصیل کا انتظار ہے ۔

لنڈن ۔ ۲۵ر جنوری ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ جنوبی بحیرہ آیونین میں اطالوی جہازوں کے ایک قافلہ پر جس میں جنگی جہاز اور کروزر بھی تھے ۔ حملہ کیا گیا ۔ ایک تجارتی جہاز غرق ہو گیا ۔ اور ایک اور کو نقصان پہنچا ۔

برلین ۔ ۲۵ر جنوری ۔ جرمن ہائی کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ روس کی جنگ شدت کے ساتھ جاری ہے ۔ خارکوف کے جنوب میں روسی فوجوں کے ایک حملہ کو ناکام کر کے متعدد ٹینک برباد کر دئے گئے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ روسی فوجیں لٹیویا کی سرحد سے سو میل کے فاصلہ پر ہیں ۔ ماسکو سے اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ لینن گراڈ یوکرین ریلوے کے مغرب میں روسی فوجیں پچاس میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں ۔ لینن گراڈ اور ماسکو کے درمیان روسیوں کی تازہ پیشقدمی نہایت اہم ہے ۔ اور اس کے نتائج نہایت شاندار ہوں گے ۔

رنگون ۔ ۲۵ر جنوری ۔ برما گورنمنٹ نے ہندوستان کے لئے جہازی ٹکٹوں کا اجراء اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ۔ مقصد یہ ہے کہ پہلے عورتوں ۔ بچوں ۔ بیماروں ۔ اپاہجوں اور ناداروں کو ملک سے باہر بھیجا جائے ۔ اس کام کے لئے ایک کنٹرولر مقرر کر دیا گیا ہے ۔

لنڈن ۔ ۲۵ر جنوری ۔ چینی اخبارات نے اپنی حکومت سے مطالبہ کیا ہے ۔ کہ فرانسیسی ہند چینی پر حملہ کر دیا جائے ۔ اور یہ بعید نہیں ۔ کہ چینی فوج عنقریب چڑھائی کر دے ۔ آج ستر چینی طیاروں نے ہنوئی پر زبردست بم باری کی ۔

کلکتہ ۔ ۲۵ر جنوری ۔ بنگال گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اس غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے ۔ کہ اگر کسی وقت ہوائی حملہ کا خطرہ ہوا ۔ تو طویل الارم دیا جائے گا ۔ بلکہ جونہی گھگھو بجے ۔ لوگوں کو فوراً اپنے بچاؤ کا انتظام کر لینا چاہیئے ۔ طویل الارم کے لئے وقت نہیں مل سکے گا ۔

قاہرہ ۔ ۲۶ر جنوری ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ کل ایک وسیع علاقہ میں لڑائی ہوتی رہی ۔ جس کی تفصیل نہیں آئی ۔ دشمن کے ٹینکوں سے مسلح دستوں پر برطانی ہوائی جہازوں نے نیز توپخانہ نے شدید حملے کئے ۔ اور انہیں تتر بتر کر دیا ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ دشمن کو ہوائی جہازوں کی کمک لگاتار پہنچ رہی ہے ۔ لیبیا میں لڑائی کا رقبہ اب دوچند ہے ۔

ملبورن ۔ ۲۵ر جنوری ۔ آسٹریلین وزیر اعظم کو مسٹر چرچل نے تار دیا ہے کہ بحرالکاہل کی جنگ لڑنے والے تمام ممالک کی وار کونسل بنانے کی جو تجویز انکی طرف سے پیش کی گئی ہے ۔ برطانی حکومت فوراً اس پر غور کرے گی ۔ اس امر کی کوشش ہو رہی ہے ۔ کہ آسٹریلیا کی ضروریات پوری کی جائیں ۔

بمبئی ۔ ۲۵ر جنوری ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برٹش نارتھ بورنیو اور ملایا کے اس علاقہ سے جو جاپان کے قبضہ میں ہے تار کا سلسلہ قطع ہو چکا ہے ۔

واشنگٹن ۔ ۲۵ر جنوری ۔ آسٹریلین سفیر نے مسٹر روزویلٹ سے ملاقات کر کے وزیر اعظم کا ایک مراسلہ ان کو دیا جس میں امریکہ سے اپیل کی گئی ہے کہ جاپانیوں کو جنوب کی طرف سے بڑھنے سے روکنے کے لئے امریکہ آسٹریلیا کو ہوائی جہاز اور دیگر سامان جنگ مہیا کرے ۔ آسٹریلین وزیر اطلاعات نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ ہم نے ایک ایسی آواز میں اپیل کی ہے ۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ آسٹریلیا کو آج سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے ۔

رنگون ۔ ۲۵ر جنوری ۔ برما گورنمنٹ نے ایک نئے آرڈیننس کے ذریعہ رنگون یونیورسٹی ایکٹ کو معطل کر کے تمام اختیارات گورنر کو سونپ دیئے ہیں ۔

احمد آباد ۔ ۲۵ر جنوری ۔ کانگرس کمیٹی کے سرکردہ ممبروں نے واردھا میں گاندھی جی سے ملاقات کی ۔ گاندھی جی نے ان سے کہا کہ اگر حکومت نے کانگرس کے تعمیری کام میں مداخلت کی ۔ تو ہم اس سے ٹکر لینے پر مجبور ہو جائیں گے ۔ تاہم کانگرسیوں کو چاہیئے کہ حکومت سے لڑائی کرنے کی بجائے عوام کو بھوک دور کرنے اور تن ڈھانپنے کے ذرائع بتائیں ۔

لاہور ۔ ۲۵ر جنوری ۔ ایک قریبی گاؤں میں ایک چور نے اپنے مکان میں سے دو فرلانگ پر واقع ایک مکان تک زمین دوز سرنگ لگائی اور وہاں سے دو ہزار روپیہ نکال کر لے گیا ۔ مگر گرفتار ہو گیا ۔

پشاور ۔ ۲۵ر جنوری ۔ حکومت افغانستان نے اپنے ڈائرکٹر آف ٹرانسپورٹ کو ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کی قبر کیلئے ایک تعویذ دیکر جو قیمتی پتھروں سے تیار کیا گیا ہے اور جس پر تین لاکھ افغانی سکہ خرچ آیا ہے ۔ ہندوستان بھیجا ہے ۔ تا اسے قبر پر لگوا دیا جائے ۔

دہلی ۔ ۲۵ر جنوری ۔ اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ ملایا کی حکومت کے دفاتر دہلی میں منتقل ہو رہے ہیں ۔

کلکتہ ۔ ۲۵ر جنوری ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ ای ۔ آئی ۔ آر پر ۱۳ر دسمبر سے ۲۰ر جنوری تک کلکتہ سے قریباً چھ لاکھ لوگ باہر جا چکے ہیں ۔ جنگ سے قبل اتنے عرصہ میں عام طور پر اڑھائی لاکھ لوگ جایا کرتے تھے ۔

ٹوکیو ۔ ۲۵ر جنوری ۔ آج جاپانی پارلیمنٹ میں وزیر مالیات نے بیان کیا ۔ کہ ہمارے قبضہ میں جو نئے علاقے آئے ہیں ۔ وہاں کی پرائیویٹ کمپنیوں کے ذریعہ صنعتی ترقی کا کام شروع کیا جائیگا ۔ معدنیات کو کانوں سے نکالنے کا انتظام

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر غلام نبی ۔